

[1996] سپریم کورٹ رپورٹس 10.S.C.R

از عدالت عظمیٰ

جگناتھ

بنام

شری یوگل نارائن پروہیت، ایڈوکیٹ اور دیگران

19 دسمبر 1996

[کے رامسوامی اور جی بی پٹنا تک، جسٹسز]

صوبائی دیوالیہ پن ایکٹ، 1920 دفعہ 53-

آئین ہند: 1950 آرٹیکل 136 -

اپیل - حقائق کے متفقہ نتائج کے ساتھ مداخلت - مدعا علیہ کے ذریعہ خریدی گئی جائیداد - اس اجرائی کے لیے دائر درخواست کہ مدعا علیہ کے حق میں منتقلی دھوکہ دہی تھی - ٹرائل عدالت کے ذریعے درج کردہ یہ نتیجہ کہ فروخت مخلصانہ طور پر پیش معاوضہ کے لیے کی گئی تھی - واحد جج کے ساتھ ساتھ عدالت عالیہ کے دونفری بنچ کے ذریعے برقرار رکھا گیا نتیجہ - منعقد کیا گیا، حقیقت کا نتیجہ شواہد کی تعریف پر مبنی تھا - عوامی اہمیت کے قانون کا کوئی ٹھوس سوال نہیں تھا - اس لیے عدالت عظمیٰ کی طرف سے مداخلت کی ضرورت نہیں تھی -

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار: دیوانی اپیل نمبر 2330 آف 1986

1981 کے نمبر 18 میں راجستھان عدالت عالیہ کے D.B.C.S.A کے فیصلے اور حکم سے -

اپیل کنندہ کے لیے بی ڈی شرما

جواب دہندگان کے لیے آر کے مہیشوری

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل راجستھان عدالت عالیہ کے دونفری بنچ کے فیصلے سے پیدا ہوتی ہے، جو 15 نومبر 1983 کو خصوصی اپیل نمبر 18 / 81 میں دی گئی تھی - مدعا علیہ نے 17 مئی 1958 کو بھدرمل سے جائیداد خریدی تھی - اس کے بعد فروش کو

دیوالیہ قرار دے دیا گیا۔ لہذا، جب ان جائیدادوں کے سلسلے میں کارروائی کرنے کی درخواست کی گئی تو اپیل کنندہ نے صوبائی دیوالیہ پن قانون کی دفعہ 53 کے تحت مدعا علیہ کے حق میں کی گئی زمینوں کی منتقلی کو دھوکہ دہی قرار دینے کے لیے درخواست دائر کی۔ تمام عدالت عالیان نے بیک وقت ایک حقیقت کے طور پر پایا ہے کہ اقتباس - اے 1 کے تحت فروخت کالین دین نیک نیٹی سے انجام دی جانے والی قیمتی ادائیگی کے لیے ایک حقیقی فروخت ہے اور اس لیے یہ فروخت قرض دہندگان کو دھوکہ دینے کے لیے نہیں کی گئی تھی۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل شری بی ڈی شرما کا کہنا ہے کہ مدعا علیہ ایک پریکٹس کرنے والے وکیل کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔ بیج نامہ حاصل کرنے کے بعد وہ جائیداد پر جسمانی قبضہ حاصل نہیں کر سکا۔ اگر اس نے جسمانی قبضہ کر لیا ہوتا تو چیزیں مختلف ہوتیں۔ خود دیوالیہ شخص کی طرف سے دائر اپیل میں، عدالت عالیہ نے کرایہ کی ادائیگی کے تابع ملکیت کی فراہمی پر روک لگا دی تھی۔ یہ نتیجہ کہ قبضہ لیا گیا تھا، قانون کی غلطی سے خراب ہوتا ہے۔ اس نتیجے پر پہنچنے میں درج ذیل عدالت عالیان نے ان حقائق پر مناسب طریقے سے غور نہیں کیا ہے۔ ہمیں دلیل میں کوئی صداقت نہیں ملتی ہے۔

تسلیم شدہ طور پر، اقتباس اے-1، بیج نامہ ایک واضح بیان کرتا ہے کہ اس کے تحت فروخت شدہ جائیداد کی ملکیت فروش مدعا علیہ کو پہنچائی گئی تھی۔ اس طرح درج کیے قابل شواہد پر تفصیلی غور و فکر کے بعد عدالت عالیہ کا واحد جج :

"بیج نامہ (اقتباس اے 1) میں کہا گیا ہے کہ منتقلی کرنے والے کے قبضے میں موجود اپارٹمنٹس کا قبضہ منتقلی کرنے والے کو پہنچا دیا گیا ہے۔ ڈی ڈبلیو 1 یوگل نارائن کی گواہی پر انحصار کرتے ہوئے، جوسیل ڈیڈ (اقتباس اے 1) میں کی گئی بیان کی حمایت کرتا ہے، میں اس ملکیت کو برقرار رکھتا ہوں جیسا کہ بیج نامہ (اقتباس اے 1) میں ذکر کیا گیا ہے، اس کے مطابق منتقلی کو پہنچایا گیا تھا۔ وہاں سے سامنے آنے والے شواہد اور وسیع حقائق سے جو نتیجہ محفوظ طریقے سے نکالا جاسکتا ہے وہ یہ ہے کہ سرکاری وصول کنندہ مدعا علیہ نمبر 1 کی طرف سے نیک نیٹی کی کمی کو قائم کرنے میں کامیاب نہیں ہوا ہے۔ چونکہ سرکاری وصول کنندہ اس بوجھ کو نبھا قابل میں ناکام رہا ہے جو اس پر پڑا تھا، میں فاضل ضلع جج سے اتفاق کرتا ہوں جب اس قابل پایا کہ مسئلہ نمبر 1 ثابت نہیں ہوا ہے۔ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ بیج نامہ (اقتباس اے 1) قیمتی غور و فکر اور نیک نیٹی کے لیے نہیں تھا۔ میرا خیال ہے کہ سرکاری وصول کنندہ بھدرمل کی طرف سے یوگل نارائن کے حق میں کی گئی فروخت کی رضا کارانہ منتقلی سے بچنے کا حقدار نہیں ہے۔ فروخت، جس کا ثبوت اقتباس اے 1 سے ملتا ہے، سرکاری وصول کنندہ کے خلاف کالعدم نہیں ہے اور اسے منسوخ نہیں کیا جاسکتا۔

یہ ایک نتیجہ ہے جو فاضل واحد جج کے ذریعے درج کیے گئے شواہد کی تعریف پر مبنی ہے۔ اس لیے ڈویژنل جج اپنے اس نتیجے میں درست تھا کہ "اس حقیقت کا بیک وقت نتیجہ ہے کہ اعتراض شدہ لین دین حقیقی ہے اور غور کے ساتھ ہے"۔ ٹرائل عدالت نے فیصلہ دیا کہ فروخت قیمتی غور و فکر اور نیک نیٹی کے لیے کی گئی تھی۔ اس نتیجے کو قابل واحد جج نے برقرار رکھا۔ اس نظریے میں، یہ شواہد کی تعریف پر مبنی حقیقت کی تلاش ہونے کے ناطے، ہمیں عوامی اہمیت کے قانون کا کوئی ٹھوس سوال نہیں ملتا جو مداخلت کی ضمانت دیتا ہو۔ یہاں تک کہ فاضل وکیل کی طرف سے اٹھائے گئے دلیل پر حقیقت میں قابل واحد جج اور ٹرائل عدالت بھی غور کرتی تھی۔ ویٹڈر کو کرایہ ادا کرنے کی ہدایت مدعا علیہ کے لقب کو زمیندار اور فروش کو قبضے میں کرایہ دار کے طور پر تسلیم کرنے کے لیے ہوگی۔ اگرچہ ایک مختلف نتیجے پر پہنچا جاسکتا تھا، لیکن یہ اس عدالت لیے آرٹیکل 136 کے تحت مداخلت کرنے کی بنیاد نہیں ہوگی۔

اس کے مطابق اپیل مسترد کر دی جاتی ہے۔ کوئی اخراجات نہیں۔

ٹی۔ این۔ اے

اپیل مسترد کر دی گئی۔